مولانا حکیم نذیر احمد آف واہنڈو

ضلع گوجرانوالہ کے بزرگ عالم دین اور تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن حکیم نذیر احمدؒ ۲۲ نومبر ۹۳ء کو واہنڈو میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی عمر اسی برس تھی اور زندگی کا بیشتر حصہ انہوں نے دین کی تعلیم و تبلیغ میں بسر کیا۔ ان کی ولادت ۱۹۱۳ء میں واہنڈو میں ہوئی۔ زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ دینی تعلیم انہوں نے ہنجانوالی نامی گاؤں میں مولانا حافظ عبدالغفور صاحب سے حاصل کی' جو اس زمانہ میں علاقہ میں دینی تعلیم کا ایک بڑا مرکز شمار ہوتا تھا اور اس درسگاہ کا تعلق اہلحدیث مکتب فکر سے تھا۔ مولانا حکیم نذیر احمد نے اس کے بعد شیرانوالہ لاہور میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور انہی سے بیعت بھی کر لی اور پھر واہنڈو میں خطابت اور تدریس کی ذمہ داریوں میں منہمک ہو گئے۔ بے نیاز اور متوکل قسم کے بزرگ تھے۔ دینی خدمات کا سلسلہ پوری زندگی بے لوث طور پر کسی معاوضہ اور تنخواہ کے بغیر جاری رکھا۔ تھوڑی سی زمین تھی جس پر گزر بسر کرتے رہے۔ واہنڈو کی جامع مسجد انہوں نے تعمیر کرائی اور اسی میں آخر وقت تک دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ سماجی خدمات میں بھی پیش پیش رہے۔ قیام پاکستان سے پہلے علاقہ کی پنچایت کے رکن تھے اور علاقہ کی سربرآوردہ شخصیات میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ سابق صدر محمد ایوب خان مرحوم کے دور میں بی ڈی نظام کے تحت واہنڈو یونین کونسل کے چیئرمین بھی رہے۔ بے باک اور دبنگ قسم کے بزرگ تھے' کسی کو خاطر میں نہ لاتے اور پورے وقار اور دبدبے کے ساتھ رہتے۔ تحریک پاکستان میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی راہ نمائی میں سرگرم حصہ لیا اور علاقہ میں تحریک پاکستان کو منظم کرنے میں محنت کی۔ اس کا ذکر اکثر مجالس میں کرتے رہتے تھے کہ ہم نے مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے کہنے پر پاکستان بنانے کی جدوجہد میں حصہ لیا لیکن پاکستان بننے کے

بعد اسلامی معاشرہ کے قیام اور اسلامی نظام کے نفاذ کی منزل حاصل نہ ہوئی۔ سیاسی طور پر جمعیت علمائے اسلام سے وابستہ تھے۔ ضلع گوجرانوالہ میں جمعیت علمائے اسلام کو منظم کرنے میں آپ کی خدمات قابل قدر ہیں۔ ایک عرصہ تک تحصیل گوجرانوالہ کے امیر اور پھر بعد میں ضلعی نائب امیر رہے۔ سیاسی و دینی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بھٹو مرحوم کے دور میں لاہور میں اس وقت کے گورنر جناب غلام مصطفیٰ کھر کے اقدامات کے خلاف بحالی جمہوریت کی تحریک چلی اور متعدد سیاسی راہ نماؤں اور کارکنوں نے گرفتاریاں پیش کیں۔ اس دور کی بات ہے مولانا نذیر احمد مرحوم دو بار میرے پاس تشریف لائے کہ میں گرفتاری پیش کرنا چاہتا ہوں' بڑی مشکل سے واپس بھیجا کہ آپ بزرگ ہیں گھر تشریف رکھیں' گرفتاری کے لئے ابھی ہمارے پاس کارکن بہت ہیں۔ ایک روز میں لاہور میں جمعیت کے مرکزی دفتر میں گیا تو وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ گرفتاری دینے کے لیے آیا ہوں۔ سمجھا بجھا کر واپس بھیجا۔

ایک بار جمعیت کا ضلعی اجلاس میرے پاس جامع مسجد گوجرانوالہ میں تھا' اتفاق سے اس روز بسوں کی ہڑتال ہو گئی اور اکثر ساتھی اجلاس میں نہ آسکے۔ میں اور ڈاکٹر غلام محمد صاحب بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک مولانا حکیم نذیر احمد پسینے میں شرابور تشریف لائے اور کہا کہ جمعیت کا اجلاس تھا اور مجھے بس نہیں ملی' اس لئے بائیسکل پر ہی آگیا ہوں۔ گویا انہوں نے گرمی کے موسم میں واہنڈو سے گوجرانوالہ تک تیس میل کی مسافت بائیسکل پر صرف اس جذبہ سے طے کی کہ اجلاس میں غیر حاضری نہ ہو۔ یہ احساس ذمہ داری کی ایک قابل تقلید مثال ہے۔ مولانا مرحوم اچھے حکیم تھے' ایک زمانہ میں واہنڈو کے بازار میں دکان بھی شروع کی اور لوگوں کا اس قدر رجوع ہوا کہ اردگرد کے دیگر حکیموں کے ڈیرے ویران ہو گئے۔ ایک روز وہ سب اپنی اپنی شیشیاں بوتلیں اٹھا کر حکیم نذیر احمد صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ ہماری دکانیں تو ویران ہو گئی ہیں' آپ یہ شیشیاں اور بوتلیں بھی بیچ دیں۔ انہوں نے اسی روز دکان بند کر دی اور پھر اپنے مکان کی بیٹھک میں ہی تھوڑا بہت کام کرتے رہے۔ ان کے فرزند اور جانشین مولانا عطاء الرحمٰن کا کہنا ہے کہ ان کی عادت یہ تھی کہ جس وقت گھر کی ہانڈی کا خرچہ نکل آتا بیٹھک بند کرتے نکل جاتے۔

صاحب مطالعہ تھے' کتابیں جمع کرنے اور مطالعہ کرنے کا ذوق عمر بھر رہا۔ اکثر ان کے پاس نایاب کتابیں نظر آئیں۔ کئی کتابیں میں نے بھی ان سے حاصل کر کے مطالعہ

کیں۔ متعدد اہل علم کے ساتھ ان کا تعلق تھا۔ مطالعہ کے لئے کتابوں کا تبادلہ کرتے رہتے اور اکثر اوقات مطالعہ میں مستغرق رہتے۔ پرانی طرز کے وضعدار بزرگ تھے' وضعداری اور وقار کے ساتھ دینی و سماجی خدمات میں مگن رہے۔ آخر میں شوگر کا عارضہ تھا' مگر کوئی پروا کئے بغیر معمولات میں مصروف رہے۔ آخری دن بھی صبح معمول کے مطابق اٹھے' نماز ادا کی اور تھوڑی دیر کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے فرزند مولانا عطاء الرحمن نے اب ان کی جگہ خدمات سنبھال لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کریں اور ورثا کو صبر و حوصلہ کے ساتھ حسنات میں ان کی پیروی کی توفیق دیں۔ آمین یاالہ العالمین۔

چوہدری محمد خلیل مرحوم

گجرات میں ہمارے پرانے بزرگ دوست چوہدری محمد خلیل گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے ساتھ تعارف اس دور میں ہوا جب مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری نے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ پر تفرد کی راہ اختیار کی اور اسے اپنے مواعظ و خطابات کا موضوع بنا کر جمہور علمائے امت کے خلاف فتویٰ بازی کی زبان استعمال کرنا شروع کر دی' تو ان کے ایک رفیق مولانا نذیر اللہ خان مرحوم نے ان سے علیحدگی اختیار کر کے مسجد حیات النبیؐ میں الگ مورچہ قائم کر لیا۔ چوہدری محمد خلیل مرحوم اس محاذ پر مولانا نذیر اللہ خاں مرحوم کا دست و بازو بنے اور فعال ساتھی رہے۔ چوہدری صاحب دراصل مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن تھے اور وہی محاذ ان کی سرگرمیوں کی سب سے بڑی جولانگاہ تھا۔ باضابطہ عالم دین نہیں تھے' لیکن قادیانیوں کے بارے میں اس قدر معلومات اور گفتگو کا ملکہ رکھتے تھے کہ متعدد مناظروں میں قادیانی حضرات کو ان کے سامنے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے اپنے گھر کے قریب ختم نبوت کے عنوان سے مسجد اور مکتب قائم کیا اور عمر کا آخری حصہ اسی کی خدمت میں بسر کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر تھے اور جمعیت علمائے اسلام کی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے' اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ آمین یا رب العالمین۔